سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

نُزُولُ الفَرَحَتَین فِي یَومِ العِیدَین

فضائلِ عیدین

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

نُزُولُ الفَرحَتَین

في

یَومِ العِیدَین

﴿فضائلِ عیدین﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	نُزُوْلُ الْفَرْحَتَیْنِ فِي یَوْمِ الْعِیْدَیْنِ ﴿فضائلِ عیدین﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	محمد علی قادری، محمد حامد الازھری
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر ۱	:	جولائی 2012ء
تعداد	:	1,200

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۹۷۰-۷۰-۷۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

عیدین

مسلمانوں کے دو بے مثال دینی تہوار

عید عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی 'بار بار لوٹ کر آنے والا دن' ہے۔ چونکہ خوشی و مسرت کے یہ مواقع ہر سال آتے ہیں اس لئے انہیں عید کہا جاتا ہے۔ لفظِ عید قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ ؑ کی ایک دعا میں استعمال ہوا ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے مطالبہ پر بارگاہِ ایزدی میں درخواست کی تھی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا. (المائدۃ، ۵: ۱۱۴)

''اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہوجائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی)۔''

اس آیت میں حصولِ نعمت کے دن کو عید سے تعبیر کیا گیا ہے جو خوشی و شادمانی سے عبارت ہے۔ اَقوام و اَدیانِ عالم کے مطالعہ سے ظاہر ہے کہ ہر مذہب و ملت میں چند ایسے تہوار ہوتے ہیں جو لوگوں کو ایسے مواقع مہیا کرتے ہیں جن میں وہ اجتماعی طور پر اظہار مسرت کرسکیں۔ ان تہواروں میں عموماً بعض مذہبی رسومات کے

علاوہ کھیل کود اور تفریحی پروگرام ہوتے ہیں۔ مگر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ بعض اوقات اظہارِ مسرت میں سماجی روایات اور اَخلاقی حدود کی بھی پروا نہیں کی جاتی اور خوشی و مسرت کے حصول اور فخر و مباہات کے اظہار کے لئے ہر طریقہ روا سمجھا جاتا ہے۔

اَہلِ اِسلام کے لئے دو قومی تہوار مقرر کئے گئے ہیں: عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ عید الفطر شوال کی یکم تاریخ کو آتی ہے اور عید الاضحیٰ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اکرم ﷺ جب ہجرت کے وقت مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو سالانہ دن مقرر تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ ہمارے جاہلی دور کا رواج ہے، ان دنوں میں ہم خوشی مناتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ’اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلے دو بہتر دن عطا کئے ہیں۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔‘ (سنن ابی داود)

عیدین کے ان تہواروں میں جاہلی دور کی رسوم اور غیر سنجیدہ کھیل کود کی جگہ مہذب خوشی اور سنجیدہ تفریح شامل کر دی گئی۔ اسلام نے اگرچہ ایک حد تک ان دونوں مواقع کو خوشی و شادمانی کے دن قرار دیا لیکن دیگر اقوام کے برعکس دنیاوی جشنِ مسرت کی بجائے مسلمانوں کو یہ دن یومِ تشکر اور تجدیدِ عہد کے طور پر منانے کا تصور دیا۔

عید الفطر کا دن رمضان المبارک کی عظیم نعمت کے عطا ہونے اور رضائے

الٰہی کی خاطر روزے رکھنے کی توفیق میسر آنے پر اظہارِ مسرت اور سجدۂ شکر بجا لانے کے لیے مقرر کیا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا:

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○(البقرة، ۲: ۱۸۵)

''اس لیے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے کہ تم شکر گزار بن جاؤ''

اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ رب العزت نے تمہیں اپنی اطاعت کی راہ پر گامزن ہونے کی جو توفیق بخشی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو۔ گویا شکریہ کے طور پر اس کی کبریائی بیان کرنا اور اظہارِ عبودیت کرنا اس دن کی حکمت اور بنیاد قرار دیا۔

عید الاضحیٰ کا معنیٰ قربانی کی عید ہے اس دن مسلمان اپنے رب کی خوشنودی کے لئے جانور ذبح کرتے ہیں۔ یہ دن دراصل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کے واقعہ کی یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن جانوروں کی قربانی کا حکم اس لیے دیا گیا تاکہ لوگوں میں ایثار و قربانی کی روح زندہ رہے۔ جانور کی قربانی کے وقت زبان سے دہرائے جانے والے یہ الفاظ بھی اس کی روح کے ترجمان ہیں:

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

(الأنعام، ٦:١٦٢)

’’بے شک میری نماز اور میرا حج اور قربانی (سمیت سب بندگی) اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے٥‘‘

عید الاضحیٰ کی صبح دوگانہ ادا کرنا اور جانور ذبح کرنا دونوں عمل دراصل اسی حقیقت کے مظہر ہیں۔ نماز اور قربانی دونوں خودسپردگی کا عہد ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے مفادات، مصلحتوں اور نفسانی خواہشات کو قربان کردینے کا عزم ہیں۔

عیدین کی دوگانہ نماز جہاں اللہ ﷻ کی نعمت کا شکرانہ اور تجدید عہد وفا ہے وہاں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا اکھٹے معبود حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہونا اور نماز کی ادائیگی کے بعد باہم گلے ملنا اور ایک دوسرے کو مبارک باد دینا مسلمانوں کی یک جہتی، باہمی محبت اور شوکتِ اسلام کا بے مثال عملی مظاہرہ ہے۔

عیدین عطائے ربانی اور فضل یزدانی کے دن ہیں۔ لیکن اللہ ﷻ کی رضا اور لطف و کرم سے وہی سرفراز ہوتا ہے جو ان ایام کو مناتے ہوئے اُسوۂ رسول ﷺ اور تعلیماتِ نبوی کو پیش نظر رکھتا ہے۔ متعدد احادیث مبارکہ میں عیدین کی فضیلت اور ان کے مسائل کا بیان ہوا ہے۔ عیدین کی نماز کا طریقہ اور وقت بیان کیا گیا ہے۔ صدقہ فطر اور قربانی کے فضائل و مسائل بیان ہوئے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خوشی کے ان لمحات میں غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کو کیسے شامل کیا جائے۔ ان تمام امور سے ہر مسلمان کا واقف ہونا ضروری ہے۔ یہ مسائل اگر چہ صحاح ستہ اور احادیث کی دیگر کتب میں موجود ہیں مگر اس وسیع ذخیرہ احادیث تک رسائی ہر ایک

کے بس کی بات نہیں۔ اللہ ﷻ جزائے خیر عطا فرمائے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو جنہوں نے ان احادیث تک رسائی اور ان سے استفادہ کی راہ آسان کردی۔

زیرِ نظر کتاب حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی کتاب 'جامع السنة' کے ایک باب کی منتخب احادیث پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب عیدین کے موضوع پر ایک شاندار اربعین ہے جس کی ترتیب و تخریج اور ترجمہ میں معاونت کی سعادت فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے فاضل محققین محمد علی قادری اور محمد حامد الازہری کے حصہ میں آئی ہے۔ اللہ ﷻ جناب شیخ الاسلام اور ان کے معاونین کی خدمتِ حدیث کے سلسلہ میں کی گئی اس کوشش کو سعی مشکور بنائے اور تمام اہلِ اسلام کو اس کتاب سے کما حقہ، مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمين بجاه سيد المرسلين عليه الصلوٰة والتسليم.

(پروفیسر محمد نصر اللہ معینی)

ڈائریکٹر، فریدِ ملتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

یکم جولائی ۲۰۱۲ء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ
السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ
خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ۝ (المائدة، ٥: ١١٤)

عیسٰی ابن مریم (علیہما السلام) نے عرض کیا: اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوانِ (نعمت) نازل فرما دے کہ (اس کے اترنے کا دن) ہمارے لیے عید ہو جائے ہمارے اگلوں کے لیے (بھی) اور ہمارے پچھلوں کے لیے (بھی) اور (وہ خوان) تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا کر! اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۝

٢. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ۝ (الکوثر، ١٠٨: ٢)

پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکر ہے)۝

٣. لَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الۡبَيۡتِ

الْعَتِيْقِo وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ م بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَo (الحج، ۲۲: ۳۳-۳۴)

تمہارے لیے ان (قربانی کے جانوروں) میں مقررہ مدت تک فوائد ہیں پھر انہیں قدیم گھر (خانہ کعبہ) کی طرف (ذبح کے لیے) پہنچنا ہےo اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں عنایت فرمائے ہیں (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں، سو تمہارا معبود ایک (ہی) معبود ہے پس تم اسی کے فرمانبردار بن جاؤ، اور (اے حبیب!) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیںo

٤. وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ج فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَo لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَo (الحج، ۲۲: ۳٦-۳۷)

اور قربانی کے بڑے جانوروں (یعنی اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنا دیا ہے ان میں تمہارے لیے بھلائی ہے پس تم (انہیں) قطار میں کھڑا کرکے (نیزہ مار کر نحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجا لاؤo ہرگز نہ (تو) اللہ کو ان (قربانیوں) کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون مگر اسے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے، اس طرح (اللہ نے) انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم (وقتِ ذبح) اللہ کی تکبیر کہو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی ہے، اور آپ نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیںo

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذَالِکَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے درآنحالیکہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں (وہ اشعار) ترنم کے ساتھ پڑھ رہی تھیں

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم: ٩٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة فى اللعب الذي لا معصية في أيام العيد، ٢/٦٠٧، الرقم: ٨٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٩٩، الرقم: ٢٤٧٢٦، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين باب ضرب الدف يوم العيد، ٣/١٩٥، الرقم: ١٥٩٣، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٨٩٨۔

جن میں اس بہادری کا ذکر تھا جو انصار نے جنگ بُعاث میں دکھائی تھی۔ آپ ﷞ فرماتی ہیں کہ یہ مغنیہ نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر ﷛ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجہ! اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ہر قوم کیلئے ایک خوشی کا دن ہوتا اور یہ ہمارا خوشی کا دن ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

قال العسقلانی في الفتح في شرح هذا الحديث: إن لكل قوم عيدا وهذا عيدنا. ففيه تعليل الأمر بتركهما وإيضاح خلاف ما ظنه الصديق ﷛. فأوضح له النبی ﷺ الحال وعرفه الحكم مقرونا ببيان الحكمة بأنه يوم عيد أی يوم سرور شرعي، فلا ينكر فيه مثل هذا كما لا ينكر في الأعراس. (١)

حافظ عسقلانی اس حدیث کی شرح میں 'فتح الباری' میں فرماتے ہیں: ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ اس میں ان بچیوں کو ان کے حال پر چھوڑنے کے امر کی علت اور حضرت ابوبکر صدیق ﷛ کے گمان کے برخلاف عمل کی وضاحت بیان ہوئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر ﷛ پر صورت حال کو واضح فرماتے ہوئے انہیں اس امر کی حکمت سے آگاہ فرما دیا کہ یہ عید کا دن ہے یعنی مسرتِ شرعی کا دن ہے۔ پس اس میں اس طرح کے کام میں کوئی کراہت نہیں جیسا کہ شادی بیاہ کے موقع پر

---

(١) العسقلاني، فتح الباری، ٢/٤٤٢۔

کوئی کراہت نہیں (بشرطیکہ کلام جائز ہو)۔

قال القرطبی: قولها لیستا بمغنیتین، أی لیستا ممن یعرف الغناء کما یعرفه المغنیات المعروفات بذلک. وهذا منها تحرز عن الغناء المعتاد عند المشتهرین به وهو الذی یحرک الساکن ویبعث الکامن: وهذا النوع إذا کان فی شعر فیه وصف محاسن النساء والخمر وغیرهما من الأمور المحرمة لا یختلف فی تحریمه. (١)

امام قرطبی فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ ''وہ گانے والی نہ تھیں'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے نہ تھیں جو گانے بجانے کے فن کو باقاعدہ جانتے ہیں جیسا کہ پیشہ ور گانے والیاں اس فن کو جانتی ہیں اور جمہور کے نزدیک اس سے عام گانے بجانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اور اس کا اطلاق اس گانے بجانے پر ہوتا ہے جو ساکن جذبات کو متحرک کرتا اور پوشیدہ جذبات کو مشتعل کرتا ہے۔ یہ قسم اگر شعر میں ہو جس میں عورتوں کی خوبیوں اور شراب جیسے حرام امور کا ذکر ہو تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔

٢. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ أَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا

---

(١) العسقلاني، فتح الباری، ٢/٤٤٢۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قصة الحبش، ٣/١٢٩٨، الرقم: ٣٣٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية في أيام العيد، ٢/٦٠٧، ←

جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ. وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ زمانہ حج کے دوران میرے پاس دولڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اورحضور نبی اکرم ﷺ کپڑا اوڑھ کر آرام فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لڑکیوں کو ڈانٹا، حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! یہ عید کے دن ہیں۔ اور وہ دن حج کے دن تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے پردہ کرا رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے (یعنی نیزہ بازی اورتلوار زنی کرتے) ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے عمر) بنی ارفدہ کو اطمینان سے (یہ) کام کرنے دو۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم: ٨٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٤، الرقم: ٢٤٥٨٥۔

قال العسقلاني في الفتح: يلعبون فى المسجد. قال المحب الطبرى: هذا السياق يشعر بأن عادتهم ذلک فی کل عيد. ووقع فى رواية ابن حبان: لما قدم وفد الحبشة قاموا يلعبون فى المسجد، وهذا يشعر بأن الترخيص لهم فى ذلک بحال القدوم ولا تنافى بينهما لاحتمال أن يكون قدومهم صادف يوم عيد. وكان من عادتهم اللعب فى الأعياد ففعلوا ذلک کعادتهم، ثم صاروا يلعبون يوم کل عيد ويؤيده ما رواه أبو داود عن أنس ﷺ، قال: لما قدم النبي ﷺ المدينة لعبت الحبشة فرحا بذلک لعبوا بحرابهم، ولا شک أن يوم قدومه ﷺ كان عندهم أعظم من يوم العيد.(١)

حافظ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: حدیث مبارکہ ’’وہ لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے‘‘ کے بارے میں محبّ طبری فرماتے ہیں کہ یہ سیاق اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ (کھیل) ہر عید پر ان کا معمول تھا، اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ جب حبشہ کا وفد آیا اور وہ مسجد میں کھیلنے کے لئے کھڑے ہوئے اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ ان کو اجازت ان کے آتے ہی مل گئی تھی۔ ان دونوں روایتوں کے درمیان کوئی تضاد نہیں اس احتمال کے باعث کہ ان حبشیوں کی آمد اتفاقاً عید کے دن ہوئی اور عیدوں کے موقع پر کھیلنا ان کا معمول تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے معمول کے مطابق کیا۔ اور پھر وہ ہر عید کے موقع پر کھیلنے لگے۔ اس کی تائید ابو داود کی روایت سے ہوتی ہے جو حضرت انس

(١) العسقلاني، فتح الباری، ٢/ ٤٤٣۔

ﷺ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حبشی اس پر شاداں وفرحاں ہو کر کھیلے۔ وہ اپنے نیزوں سے کھیلے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا دن ان کے لئے عید کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا دن تھا۔

٣. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ إِنَّ اللهَ ﷻ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ کے لیے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے۔ آپ ﷺ نے

٣: أخرجه أحمد ابن حنبل في المسند، ٢/٢٥٠، الرقم: ١٣٦٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ١/٢٩٥، الرقم: ١١٣٤، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، ٣/١٧٩، الرقم: ١٥٥٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٣٤، الرقم: ١٠٩٠۔

دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیا (اہمیت رکھتے) ہیں؟ صحابہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ !) ہم ان دو دنوں میں ایامِ جاہلیت میں کھیلتے کودتے (اور خوشی مناتے) تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کی جگہ ان سے بہتر دو دن۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ مرحمت فرمائے ہیں۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ تعالى، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا، جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفّٰى أَجْرُهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي، عَبِيْدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيْضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَيَّ بِالدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيْبَنَّهُمْ. فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣٤٣، الرقم: ٣٧١٧، وأيضا في فضائل الأوقات، ١/٣١٨، الرقم: ١٥٥۔

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں، اور ہر اس کھڑے یا بیٹھے ہوئے بندے پر سلام بھیجتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے، یعنی عید الفطر کا دن تو اللہ تعالیٰ ان بندوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی اُجرت کیا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کر دے؟ وہ عرض کرتے ہیں: الٰہی! اس کی اُجرت یہ ہے کہ اسے پورا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے اپنے ذمہ میرا فریضہ پورا کر دیا۔ پھر وہ دعا میں دستِ طلب دراز کرتے ہوئے نکل پڑتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) مجھے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنے کرم، اپنی بلندی شان اور رفعتِ مکانی کی قسم! میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے) فرماتا ہے: لوٹ جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ فرمایا: پھر یہ لوگ بخشش یافتہ ہو کر لوٹتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہم قَالَا: لَمْ يَكُنْ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب المشي والركوب إلى العيد والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة، ١/٣٢٧، الرقم: ٩١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، ٢/٦٠٤، الرقم: ٨٨٦.

يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اَذان اور اِقامت کے نماز عیدین پڑھی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢/٦٠٤، الرقم: ٨٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٩١، الرقم: ٢٠٨٧٩، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب ترك الأذان في العيد، ١/٢٩٨، الرقم: ١١٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، ٢/٤١٢، الرقم: ٥٣٢۔

٧. عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُوِيعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عطا سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس (یہ پیغام دے کر) بھیجا۔ جب کہ ابھی ان کے لیے بیعت لی جا رہی تھی۔ کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ نماز کے بعد ہی ہوتا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨. عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب المشي والركوب إلى العيد والصلاة قبل الخطبة بغير أذان وإقامة، ١/٣٢٧، الرقم: ٩١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، ٢/٦٠٤، الرقم: ٨٨٦۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، ٥/٢١١٦، الرقم: ٥٢٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٤، الرقم: ٢٢٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٢٨١، الرقم: ٥٦٣٦۔

فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ فَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ، قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، فَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

ابو عبید مولیٰ بن ازہر کا بیان ہے: میں عید الاضحیٰ کے روز حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوا۔ پس انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دونوں عیدوں کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک تو تمہارے روزوں کی افطاری کا دن ہے اور دوسرے روز تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت عثمان بن عفان ؓ کے ساتھ نمازِ عید میں شامل ہوا اور وہ روز جمعہ تھا، پس خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! آج کے روز تمہارے لئے دو عیدیں جمع

ہوگئی ہیں، لہٰذا باشندگانِ عوالی سے جو چاہے نماز جمعہ کا انتظار کرسکتا ہے، اور جو واپس جانا چاہے تو اسے میں اجازت دیتا ہوں۔ ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ پھر میں حضرت علی بن ابو طالب ﷺ کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوا تو انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ﷺ، فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا: میں نمازِ عید میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا۔ یہ سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، ١/٣٢٧، الرقم: ٩٢٠، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢/٦٠٥، الرقم: ٨٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٩٦، الرقم: ٥٩٩٤۔

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢/٦٠٥، الرقم: ٨٨٨، والترمذي في ←

يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

.... السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء أن صلاة العيدين بغير أذان ولا إقامة، ٢/٤١١، الرقم: ٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين قبل الخطبة، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٦٧٣، الرقم: ٥٦٧٣۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فرض صدقة الفطر، ٢/٥٤٧، الرقم: ١٤٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب فرض زكاة رمضان على المسلمين دون المعاهدين، ٥/٤٨، الرقم: ٢٥٠٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٦٢، الرقم: ٧٤٧٧۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع (۳ء۱۸ کلوگرام) کھجور یا ایک صاع جَو کی مقدار ہر (صاحبِ استطاعت) غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر واجب فرمایا اور اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۲. عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يُعْطِي التَّمْرَ، فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطٰى شَعِيرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ يُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، ٢/٥٤٩، الرقم: ١٤٤٠، ومسلم (مختصرا) في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ٢/٦٧٧، الرقم: ٩٨٤۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر یا صدقہ رمضان ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو کی مقدار واجب فرمایا۔ لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (صدقہ فطر میں) کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کے قحط میں مبتلا ہو گئے تو جَو دیئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے (صدقہ فطر) دیا کرتے، یہاں تک کہ میرے (نافع کے) بیٹوں کی طرف سے بھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دو روز پہلے ہی دے دیا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر صاع من طعام، ٢/٥٤٨، الرقم: ١٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين من التمر والشعير، ٢/٦٧٨، الرقم: ٩٨٥، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة عن رسول الله، باب ما جاء في صدقة الفطر، ٣/٥٩، الرقم:٦٧٣، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الزبيب، ٥/٥١، الرقم: ٢٥١٢، ومالك في الموطأ، ١/٢٨٤، الرقم: ٦٢٧۔

صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ ہم کھانے میں سے ایک صاع یا جَو میں سے ایک صاع یا کھجوروں میں سے ایک صاع یا پنیر میں سے ایک صاع یا کشمش میں سے ایک صاع صدقہ فطر کے طور پر نکالا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَدُّوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ – أَو قَالَ: صَاعًا مِنْ بُرٍّ – عَنِ الصَّغِيْرِ وَالكَبِيْرِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ، وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ. أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللهُ وَأَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاءُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ.

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٢/٥، الرقم: ٢٣٧١٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٣١٨/٣، الرقم: ٥٧٨٥، والدارقطني في السنن، ٣٦١/١، الرقم: ٢٠٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٦٣/٤، الرقم: ٧٤٨٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٢٠/٩، الرقم: ١٠٨۔

حضرت ثعلبہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گندم کا ایک صاع - یا فرمایا: گیہوں کا ایک صاع - (صدقہ فطر) ہر چھوٹے بڑے، مرد وعورت، آزاد و غلام، غنی اور فقیر کی طرف سے ادا کرو۔ غنی کو اللہ تعالیٰ (اس کے ذریعے) پاک کردیتا ہے اور فقیر جتنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ واپس کر دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، عبد الرزاق اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ: أَلَا! إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب بن محمد بن عبد اللہ) سے، وہ

١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في صدقة الفطر، ٣/ ٦٠، الرقم: ٦٧٤، والدارقطني في السنن، ١/ ٣٥٨، الرقم: ٢٠٦١۔

اپنے دادا (حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی شاہراہوں پر ایک منادی بھیجا (اس نے اعلان کیا:) سن لو! صدقہ فطر دو مد گندم یا ایک صاع کھانا ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے (سب) پر واجب ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر نماز عید کے لیے جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الأمر بإخراج زكاة الفطر قبل الصلاة، ٢/٦٧٩، الرقم: ٩٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٦٧، الرقم: ٥٣٤٥ وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب متى تؤدى، ٢/١١١، الرقم: ١٦١٠، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الوقت الذي يستحب أن تؤدى صدقة الفطر فيه، ٥/٥٤، الرقم: ٢٥٢١۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو واجب فرمایا جو روزہ دار کو لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے والا ہے اور غریبوں کی غذا کے لیے ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے اور جس نے اسے نماز عید کے بعد ادا کیا تو یہ دوسرے صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔

١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر، ٢/١١١، الرقم: ١٦٠٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر، ١/٥٨٥، الرقم: ١٨٢٧، والدارقطني في السنن، ٢/١٣٨، والحاكم في المستدرك، ١/٥٦٨، الرقم: ١٤٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٨۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا، اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی۔

١٨. عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلّٰى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ. قُلْتُ: أَتُرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ ذٰلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے ابتدا کی۔ پھر

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب موعظة الإمام النساء يوم العيد، ١/٣٣٢، رقم: ٩٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، ٢/٦٠٣، الرقم: ٨٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٩٦، الرقم: ١٤١٩٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الخطبة يوم العيد، ١/٢٩٧، الرقم: ١١٤١۔

خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو (منبر سے) نیچے اترے اور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی اور آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ صدقہ فطر؟ فرمایا: نہیں بلکہ یہ اور صدقہ تھا جو وہ اس وقت کر رہی تھیں۔ ایک اپنی انگشتری ڈالتی اور پھر دوسری عورتیں ڈالنے لگتیں۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا: یہ ان کے لیے ضروری ہے لیکن انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسا نہیں کرتے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحٰی أَوْ

۱۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الخطبة بعد العيد، ۳۲۷/۱، الرقم: ۹۲۱، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد، ۶۰۶/۲، الرقم: ۸۸٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۰/۱، الرقم: ۲۵۳۳، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة ، باب الصلاة بعد صلاة العيد، ۳۰۱/۱، الرقم: ۱۱۵۹، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء في صلاة قبل العيد وبعدها، ٤۱۷/۲، الرقم: ۵۳۷، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب الصلاة قبل العيدين وبعدها، ۱۹۳/۳، الرقم: ۱۵۸۷۔

فِطْرٍ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بَلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کو تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز (عید) پڑھی۔ آپ ﷺ نے اس (دو رکعت نماز عید) سے قبل کوئی نماز پڑھی نہ بعد میں، پھر آپ ﷺ خواتین کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے انہیں صدقہ کا حکم دیا تو (ان کے دامن میں) کوئی عورت اپنا چھلا ڈالتی اور کوئی اپنا ہار۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلّٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ

٢٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب العمل في غسل العيدين والنداء، ٢/٦٠٥، الرقم: ٨٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٢، الرقم: ١١٣٩٩، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، ٣/١٨٧، الرقم: ١٥٧٦۔

فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا. وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری ﷛ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے روز باہر تشریف لے جاتے اور نماز سے اِبتداء فرماتے۔ آپ ﷺ نماز پڑھنے اور سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے اور لوگوں کی طرف تشریف لے جاتے جبکہ وہ ابھی اپنی نماز کی جگہ بیٹھے ہوتے۔ اگر آپ ﷺ کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا لوگوں سے ذکر فرماتے، اگر کوئی اور کام ہوتا تو اس کا حکم دیتے اور فرماتے: صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔ سب سے زیادہ صدقہ کرنے والی عورتیں ہوتی تھیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

٢١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٢٩٣، الرقم: ٥٦٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٩٤، الرقم: ٥٧٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٣٠٣، الرقم: ٩٥١٦۔

جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُوْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيُّ ﷺ، فَسَأَلَهُمَا سَعِيْدُ ابْنُ الْعَاصِ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى...... فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَلْ هٰذَا لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ. فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يُكَبِّرُ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، فَيَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الثَّانِيَةِ، فَيَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعاً بَعْدَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت علقمہ اور اَسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ اشعری ﷺ بھی موجود تھے۔ ان دونوں سے سعید بن عاص ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تکبیر کہنے کا طریقہ پوچھا۔ حضرت حذیفہ نے سعید بن عاص سے کہا کہ یہ سوال عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے پوچھو۔ سعید بن عاص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: (بشمول تکبیر تحریمہ) چار تکبیرات کہے، پھر تلاوت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے، پھر دوسری رکعت میں کھڑا ہو، پھر تلاوت کرے، پھر (بشمول تکبیر رکوع) چار تکبیرات کہے۔

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَغْدُو

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الأكل يوم ـــ

يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ. وَقَالَ مُرَجَّأُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عید الفطر کے روز رسول اللہ ﷺ اس وقت تک عید گاہ تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں تناول نہ فرما لیتے۔ اور مرجّا بن رجاء سے عُبید اللہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ ﷺ کھجوریں طاق تعداد میں تناول فرمایا کرتے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہما عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ.

.... الفطر قبل الخروج، ١/٣٢٥، الرقم: ٩١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٦، الرقم: ١٢٢٩٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٤٢، الرقم: ١٤٢٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٥٣، الرقم: ٢٨١٤، والحاكم في المستدرك، ١/٤٣٣، الرقم: ١٠٩٠۔

٢٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ٢/٤٢٦، الرقم: ٥٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في الأكل يوم الفطر قبل أن ←

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت عبد اللہ بن بُریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر عیدگاہ کی طرف تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ تناول نہ فرماتے۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے روز (نماز عید کے لئے) مخالف راستوں سے آیا جایا کرتے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

.... يخرج، ١/٥٥٨، الرقم: ١٧٥٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٤١، الرقم: ١٤٢٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/٥٢، الرقم: ٢٨١٢، والدارقطني في السنن، ١/٢٩٤، والطيالسي في المسند، ١/١٠٩، الرقم: ٨١١۔

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العيدين، باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد، ١/٣٣٤، الرقم: ٩٤٣۔

٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رِوَايَةٍ: لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک روایت میں بیان

٢٥: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب الصوم، باب صوم يوم الفطر، ٧٠٢/٢، الرقم: ١٨٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى، ٧٩٩/٢، الرقم: ١١٣٨، وأحمد بن حنبل في المنسد، ٨٥/٣، الرقم: ١١٨٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب في النهي عن صيام يوم الفطر والأضحى، ٥٤٩/١، الرقم: ١٧٢١، والأصبهاني في مسند أبي حنيفة، ١٦٣/١۔

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب الصوم يوم النحر، ٧٠٣/٢، الرقم: ١٨٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٨٥/٣، ٩٦، الرقم: ١١٨٢١، ١١٩٢٩۔

کرتے ہیں کہ ان دو دنوں کا روزہ نہیں ہے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایام تشریق (عید الاضحیٰ کے بعد تین دن) کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَنْ أُنَادِيَ أَيَّامَ مِنًى: إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَلَا صَوْمَ فِيْهَا، يَعْنِي: أَيَّامَ

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تحريم صوم أيام التشريق، ٢/٨٠٠، الرقم:١١٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٦٣، الرقم:٤١٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٩٤، الرقم:١٥٢٦٨۔

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٩، الرقم: ١٤٥٦، وفي ١/١٧٤، الرقم: ١٥٠٠، والحارث بن أسامة في المسند، ١/٤٣٤، الرقم: ٣٥٠۔

التَّشْرِيقِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام منی میں مجھے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور ان میں روزہ نہیں ہوتا یعنی ایام تشریق۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرۂ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الاعتكاف، باب صوم عشر ذي الحجة، ٨٣٣/٢، الرقم:١١٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢/٦، الرقم:٢٤١٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء في صيام العشر، ١٢٩/٣، الرقم:٧٥٦، والنسائی في السنن الكبرى، ١٦٥/٢، الرقم:٢٨٧٢، وابن الجعد في المسند، ٢٦٥/١، الرقم:١٧٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٨٥/٧، الرقم: ٨١٧٧۔

٣٠. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الإِسْلَامِ، وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق اہل اسلام کے لئے عید (کے دن) ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

اس حدیث کو امام ابوداود، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي

٣٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الصوم، باب صيام أيام التشريق، ٢/٣٢٠، الرقم: ٢٤١٩، والترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب في كراهية الصوم في أيام التشريق، ٣/١٤٣، الرقم: ٧٧٣، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب النهي عن صوم يوم عرفة، ٥/٢٥٢، الرقم: ٣٠٠٤، والدارمي في السنن، كتاب الصوم، باب في صيام يوم عرفة، ٢/٣٧، الرقم: ١٧٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٩٤، الرقم: ١٥٢٧٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٩٢، الرقم: ٢١٠٠۔

٣١: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/٤٠٧، الرقم: ٢٣٨٤، وأبو يعلى في المسند، ٧/١٤٩، الرقم: ٤١١٧۔

السَّنَةِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، وَثَـلَاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سال میں پانچ دن کے روزوں سے منع فرمایا: عید الفطر کے روز، عید قربان کے روز اور تین دن ایام تشریق کے۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَخْطُبُ، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: اس روز کی ابتدا ہم نماز پڑھنے سے کرتے ہیں، پھر واپس لوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے ہماری طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم: ٩٠٨.

يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهٖ، لَيْسَ مِنَ النُّسُکِ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. فَقَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(١)

حضرت براء بن عازب ﷺ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس روز جس چیز کے ساتھ ہم آغاز کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کو پا لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا۔ اس میں قربانی نام کی کوئی چیز نہیں۔ انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا جس کو ابو بردہ بن نیار کہا جاتا تھا: یا

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب التكبير إلى العيد، ٣٢٩/١، الرقم: ٩٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب وقتها، ١٥٥٣/٣، الرقم: ١٩٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٣/٤، الرقم:١٨٧١٥، والنسائي في السنن، ١٨٢/٣، الرقم: ١٥٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٢٨/١٣، الرقم: ٥٩٠٧۔

رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا لیکن میرے پاس بکری کا آٹھ نو ماہ کا بچہ ہے جو دو سال والے سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

٣٣. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور میں بھی دو دنبوں کی قربانی کرتا ہوں۔

٣٤. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ.

ایک روایت میں حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے دنبوں کی قربانی دی۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا قدم

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب في أضحية النبي ﷺ بكبشين أقرنين، ٥/٢١١١، الرقم: ٥٢٣٣۔

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأضاحي باب من ذبح الأضاحي بيده، ٥/٢١١٣، الرقم: ٥٢٣٨۔

مبارک ان کے پہلوؤں پر رکھا، بسم اللہ اور تکبیر پڑھی، پھر اپنے دست اقدس سے دونوں کو ذبح فرمایا۔

٣٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت جابر (بن عبد اللہ) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ عِيْسٰی قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ

٣٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الاشتراك في الهدي وإجزاء البقرة، والبدنة كل منها، ٢/٩٥٦، الرقم: ١٣١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٧٨، الرقم: ١٥٠٨٦، وأبوعوانة في المسند، ٢/٣١٨، الرقم: ٣٢٧٣۔

٣٦: أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٥٠، الرقم: ١٩٠٩٨، وأبو داود في السنن، كتاب المناسك، باب في الهدي إذا عطب قبل أن يبلغ، ٢/١٤٨۔١٤٩، الرقم: ١٧٦٥، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، كتاب الأضاحى، ٤/٢٢١۔

الْيَوْمُ الثَّانِي وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ

حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم النحر (دس ذی الحجہ) ہے، پھر یوم القر ہے یعنی اگلا روز، اور فرمایا کہ پانچ یا چھ گائیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئیں، وہ ساری آپ ﷺ کے نزدیک تر ہونا شروع ہو گئیں کہ (کیا معلوم) حضور ﷺ کس سے قربانی کا آغاز فرمائیں۔جب وہ ذبح ہونے کے بعد اپنے پہلوؤں کے بل گر گئیں تو آپ ﷺ نے آہستہ سے کچھ ارشاد فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے (اپنے نزدیک والے شخص سے) پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ (اس نے کہا:) آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے (ان کا گوشت) کاٹ کر لے جائے۔

٣٧. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلٰى بُدْنِهٖ، وَأَنْ

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحج، باب يتصدق بجلود الهدي، ٢/٦١٣، الرقم: ١٦٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب ـــ

يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے رہیں اور جانور کا سارا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اس کی کھال اور جھول بھی اور اس میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

.... الحج، باب في الصدقة بلحوم الهدي وجلودها وجلالها، ٩٥٤/٢، الرقم: ١٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٣/١، الرقم: ١٠٠٢، والدارمي في السنن، ١٠١/٢، الرقم: ١٩٤٠، وأبو عوانة في المسند، ٣١٥/٢، الرقم: ٣٢٦١.

٣٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب الاشتراك في الهدي وإجزاء البقرة والبدنة كل منهما عن سبعة، ٩٥٥/٢، الرقم: ١٣١٨، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب في البقر والجزور عن كم تجزئ، ٩٨/٣، الرقم: ٢٨٠٩، والترمذي في السنن، كتاب الأضاحي، باب ما جاء في الاشتراك في ــ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا، سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی اور سات آدمیوں کی طرف سے ہی گائے کی قربانی کی۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ

.... الأضحية، ٤/٨٩، الرقم: ١٥٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الأضاحي، باب عن كم تجزئ البدنة والبقرة، ٢/١٠٤٧، الرقم: ٣١٣٢۔

٣٩: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب الحج، باب وإذ بوأنا لإبراهيم مكان البيت أن لا تشرك بي شيئًا ......، ٢/٦١٤، الرقم: ١٦٣٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث في أول الإسلام وبيان نسخه وإباحة إلى متى شاء، ٣/١٥٦٢، الرقم: ١٩٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٧، الرقم: ١٤٤٥٢ والنسائي في السنن، كتاب الصخايا، باب الإذن في ذلك، ٧/٣٣٣، الرقم: ٤٤٢٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٣٥، الرقم: ٩٠٦٢۔

بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ہم اپنی منٰی والی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ۔ پس ہم کھاتے اور زادِ راہ بناتے۔ میں نے عطاء سے کہا: کیا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے؟ فرمایا: نہیں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠. عَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ، فَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا. أَلَا! وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٥، الرقم: ٢٠٧٤٢، و أبوداود في السنن، كتاب الضحايا، باب في حبس لحوم الأضاحي، ٣/١٠٠، الرقم: ٢٨١٣، والدارمي في السنن، ٢/١٠٨، الرقم: ١٩٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٩٢، الرقم: ١٩٠٠١۔

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تاکہ زیادہ سے زیادہ آدمیوں تک پہنچ جائے۔ اب اللہ تعالیٰ نے فراخی عطا کر دی ہے تو اب کھاؤ، جمع کرو اور ثواب کماؤ۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دن (عید الاضحیٰ اور ایام تشریق) کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها، ٢/٩٦١، الرقم: ١٣٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٤، الرقم: ١٤٥١٣، وأبوداود في السنن، كتاب المناسك، باب في ركوب البدن، ٢/١٤٧، الرقم: ١٧٦١، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب ركوب البدنة بالمعروف، ٥/١٧٧، الرقم: ٢٨٠٢، وأبويعلى في المسند، ٤/١٤١، الرقم: ٢١٩٩۔

حضرت ابو زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شدید مجبوری ہو تو سواری ملنے تک بقدرِ ضرورت اس پر سواری کر سکتے ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مصادر التخریج

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند، مصر: مؤسسہ قرطبہ۔

۳۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۴۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔ ۹۰۵ء)۔ المسند بیروت، لبنان: مؤسسہ علوم القرآن ۱۴۰۹ھ۔

۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۶۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/

۹۹۴ـ۱۰۶۶ء)۔ **معرفة السنن والآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۸۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴ـ۴۵۸ھ/ ۹۹۴ـ۱۰۶۶ء)۔ **فضائل الأوقات**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۹۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰ـ۲۷۹ھ/ ۸۲۵ـ۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث ۱۹۹۸ء۔

۱۰۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳ـ۲۳۰ھ/ ۷۵۰ـ۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۱۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶ـ۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۲۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱ـ۴۰۵ھ/ ۹۳۳ـ۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

۱۳۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰ـ۳۵۴ھ/ ۸۸۴ـ

۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۴۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **مسند الإمام أبي حنيفة**۔ ریاض، السعودیہ: مکتبہ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۱۵۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اِسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۱۶۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۱۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ عصریہ، ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۰۶ء۔

۱۸۔ **ابوداود**، سلیمان بن اَشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۹۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٢٠۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔ ٢٣٥ھ/٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢١۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ مصر، قاہرہ: مکتبۃ دارالحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٢۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء۔

٢٣۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ۔

٢٤۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/ ٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٥۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔ ١٠٧١ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٢٦۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔ ٢١١ھ/ ٧٤٤۔

۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۲۷۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۲۸۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۲۹۔ **مالک**، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ مصر: دار احیاء التراث العربی۔

۳۰۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۱۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النہضة الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۲۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترہیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۳۳۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المطبوعات الإسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٣٤۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔ ١٠٣٨ء)۔ **مسند الإمام أبي حنيفة**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

٣٥۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔ ٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔ ٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔